بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 02۔ ماہ تبلیغ، 1394 ہجری شمسی بمطابق فروری 2015ء

قرآن کریم

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

(الجمعة: ۴)

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

(ترجمه از حضرت خليفة المسيح الرابع رحمه الله تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

یَنۡزِلُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوۡلَدُ لَہٗ

ترجمہ:

''عیسیٰ ابن مریم جب زمین پر نازل ہونگے تو شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی''

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث)

اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ترجمہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر دے چکے ہیں کہ جب مسیح موعود آئے گا تو وہ شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔ اس میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو ایک ایسا صالح بیٹا دے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اپنے باپ کے خلاف نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو جب بھی ذریت یا نسل کی بشارت دیتا ہے تو صرف تبھی دیتا ہے جب اُس خدا نے نیک اولاد دینا مقدر کر لیا ہوتا ہے۔ اور یہ بشارت وہ ہے جس کی خوشخبری مجھے کئی سال پہلے دے دی گئی تھی اور اپنے دعویٰ سے بھی پہلے''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578 حاشیہ)

تریاق القلوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12 جنوری 1889ء کو مطابق 9 جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219)

''پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 36)

حدیث وتشریح

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اٰخِرُالْاَنْبِیَآءِ وَ اِنَّ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اٰخِرُالْمَسَاجِدِ

(مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ میں آخری نبی ہوں اور میری یہ (مدینہ کی) مسجد آخری مسجد ہے۔

تشریح: ۔اس لطیف حدیث میں ہمارے آقا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی ایسا مصلح نہیں آسکتا جو میری نبوت کے دور کو منسوخ کر کے اور میرے مقابل پر کھڑا ہو کر ایک نیا دور شروع کردے بلکہ اگر کوئی آئے گا تو وہ لازماً میرا تابع اور میرا شاگرد اور میری شریعت کا خادم ہونے کی وجہ سے میری نبوت کے دور کے اندر ہوگا نہ کہ اس سے باہر۔اس لطیف مضمون کو واضح فرمانے کے لئے ہمارے آقا ﷺ نے یہ الفاظ زیادہ فرمائے ہیں کہ مسجدی ھذا اخر المساجد ''یعنی میری یہ (مدینہ والی) مسجد آخری مسجد ہے'' اب ظاہر ہے کہ ان الفاظ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ آئندہ دنیا میں کوئی اور مسجد بنے گی ہی نہیں بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آئندہ کوئی مسجد میری مسجد کے مقابل پر نہیں بنے گی بلکہ جو مسجد بھی بنے گی وہ میری مسجد کے تابع اور اس کی نقل اور ظل ہوگی۔

اسی طرح انی اخر الانبیاء (میں آخری نبی ہوں) کے بھی یہی معنی ہیں کہ آئندہ کوئی ایسا نہیں آسکتا جو میری غلامی سے آزاد ہو کر میری نبوت کے مقابل پر کھڑا ہو اور میرے دین کو چھوڑ کر کوئی نیا دین لائے بلکہ اگر کوئی آئے گا تو میرا خادم اور میرا شاگرد اور میرا تابع اور میرا ظل اور گویا میرے وجود کا حصہ ہو کر آئے گا۔اور یہی وہ گہرا فلسفہ ہے جو ایک قرآنی آیت میں آنحضرت ﷺ کا نام خاتم النبیین (نبیوں کی مہر) رکھ کر بیان کیا گیا ہے خوب غور کرو کہ اگر آنحضرت ﷺ کی مدینہ والی مسجد کے بعد اسلامی ممالک میں کروڑوں مسجدوں کی تعمیر کے باوجود مسجد ھذا اخر المساجد (یعنی میری یہ مسجد آخری مسجد ہے) کا مفہوم قائم رہتا ہے تو آنحضرت ﷺ کی امت میں آپ کے کسی خادم اور شاگرد اور تابع کا آپ کی اتباع اور غلامی میں نبوت کا انعام پانا کس طرح ختم نبوت یا انی اخر الانبیاء (یعنی میں آخری نبی ہوں) کے منشاء کے خلاف قرار دیا جاسکتا ہے؟ پس یقیناً اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ میں خدا کا آخری صاحب شریعت نبی ہوں۔جس کے بعد کوئی نبی میری غلامی کے جوئے سے آزاد ہو کر اور میرے دین کو چھوڑ کر نہیں آسکتا اور میری یہ مسجد آخری مسجد ہے جس کے بعد کوئی اور مسجد میری مسجد کے مقابل پر نہیں بن سکتی۔اور اگر غور کیا جائے تو آنحضرت ﷺ کی ارفع شان بھی اس بات میں نہیں ہے کہ آپ کو گزشتہ جاری شدہ نعمتوں کا بند کرنے والا قرار دیا جائے بلکہ آپ کی شان اس بات میں ہے کہ الگ الگ نہروں کو بند کر کے آئندہ تمام نہریں آپ کے وسیع دریا سے نکالی جائیں۔

یہی وہ لطیف تشریح ہے جو اسلام کے چوٹی کے علماء اور بڑے بڑے مجدد ہر زمانہ میں کرتے آئے ہیں چنانچہ صوفیاء کے سردار اور امام حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ولادت ۵۶۰ھ وفات ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:

النبوہ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ۳)

''یعنی وہ نبوت جس کا دروازہ آنحضرت ﷺ کے وجود سے بند ہوگیا ہے وہ صرف شریعت والی نبوت ہے''۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی (وفات ۹۷۶ھ جو ایک بڑے امام مانے گئے ہیں فرماتے ہیں: ان مطلق النبوۃ لم ترتفع وانما ارتفعت نبوۃ التشریع (الیواقیت الجواھر جلد اول صفحہ ۲۴)

''یعنی آنحضرت ﷺ کی بعثت سے مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے''

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (وفات ۱۰۳۴ھ) جو اسلام کے مجددین میں نہایت ممتاز حیثیت کے مالک ہیں فرماتے ہیں:

حصول کمالات نبوت مرتابعان رابطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثتِ خاتم الرسل منافی ختمیت او بیست فلاتکن من الممترین (مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۲۷۱)

''یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے متبعین کے لئے آپ کی پیروی اور ورثہ میں نبوت کے کمالات کا حصول آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں ہے پس تو اس بات میں شک کرنے والوں میں سے مت بن''۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجدد صدی دوازدہم (ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۱۷۶ھ) جن کے علم وفضل اور علو مرتبت کا سکہ دنیا مانتی ہے فرماتے ہیں:۔

ختم بہ النبیون ای لا یوجد بعدہ من یامرہ اللّٰہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الہیہ صفحہ ۵۳)

''یعنی آنحضرت ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے کے یہ معنی ہیں کے آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں آسکتا جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مبعوث کرے''

حضرت مولانا مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند (ولادت ۱۲۴۸ھ وفات ۱۲۹۷ھ) جو قریب کے زمانہ میں ہی بہت بڑے عالم گزرے ہیں اور ان کا مدرسہ علومِ مشرقیہ کی تعلیم بر عظیم ہندو پاکستان میں بہت بڑی شہرت کا مالک ہے فرماتے ہیں:

''عوام الناس کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بائیں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور سب میں آخری نبی ہیں۔مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟۔۔۔اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔(تحذیر الناس صفحہ ۳، ۲۸)

پس لاریب یہی نظریہ درست اور صحیح ہے کہ ہمارے آقا آنحضرت ﷺ کے وجود باجود میں نبوت اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے اور دائمی شریعت کا نزول پورا ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو آپ کا خوشہ چیں بن کر آپ کی غلامی میں آپ کی مہر تصدیق کے ساتھ نبوت کے انعام کا وارث بنتا ہے۔کاش لوگ اس لطیف نکتہ کو سمجھیں''۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ 22 تا 25)

مشعلِ راہ

''آج ھمارا بھی کام ھے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیشگوئی مصلح موعود اور آپؓ کے کارناموں کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''آپؓ کے علمی کارنامے ایسے ہیں جو دنیا کو نیا انداز دینے والے ہیں جس کا دنیا نے اقرار کیا۔۔۔معاشی، اقتصادی، سیاسی، دینی، روحانی سب پہلوؤں پر آپ نے جب بھی قلم اٹھایا ہے یا تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، یا مشوروں سے امت مسلمہ یا دنیا کی رہنمائی فرمائی تو کوئی بھی آپ کے تبحر علمی اور فراست اور ذہانت اور روحانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔آپؓ مصلح موعود تھے۔دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا، جس میں روحانی، اخلاقی اور ہر طرح کی اصلاح شامل تھی۔

آپؓ کا باون سالہ دور خلافت تھا اور آپ نے خطبات جمعہ کے علاوہ بے شمار کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ تقاریر بھی فرمائیں جن کو جب تحریر میں لایا گیا یا لایا جارہا ہے تو ایک عظیم علمی اور روحانی خزانہ بن گیا ہے اور بن رہا ہے۔۔۔

پس آپؓ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد ﷺ کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اس کام کا آگے بڑھانے والے پیدا ہونگے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں، اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بنایا تھا۔پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہونگے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہونگی۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 مارچ 2011 تا 17 مارچ 2011۔صفحہ 9)

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق حلفیہ اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ دعویٰ مصلح موعود کے متعلق فرماتے ہیں:

''میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے اُن پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افتراء سے کام لیا ہے یا اِس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اِس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کرلے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی موکّد بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اُسے خدا نے کہا ہے کہ مَیں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔۔۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اَب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور اُن پر یہ اَمر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اِس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ ۱۸۸۶ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اُس کے ہاں ۹ سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا، وہ جلد جلد بڑھے گا، وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا، وہ اسلام اور رسول کریم ﷺ کا نام دنیا میں پھیلائے گا، وہ علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اُس کی قربت اور اُس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اُسی خدا نے اِس خبر کو پورا کیا۔ اُس انسان کے ذریعہ جس کے متعلق ڈاکٹر یہ اُمید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ رہے گا یا لمبی عمر پائے گا۔

میری صحت بچپن میں ایسی خراب تھی کہ ایک موقع پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ دیا کہ اِسے سِل ہوگئی ہے کسی پہاڑی مقام پر اِسے بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا مگر وہاں جا کر میں اُداس ہوگیا اور اِس وجہ سے جلدی ہی واپس آ گیا۔ غرض ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی؟ اُس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اِس لئے زندہ رکھا کہ اُس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر میں وہ شخص تھا جسے علومِ ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا؟ مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے اُن مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پُھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اِس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اُس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے اور اِس زمانہ میں اُس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا اُستاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اِس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل اَدیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور اُن کی حکومتیں بھی مِل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقت ور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اِس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اِس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اے میرے دوستو! میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کُچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا اِنْشَاءَ اللّٰہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کُچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی اُن میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

میں اِس سچائی کو نہایت کُھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔ مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اَب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اِس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اِس کو اِس طرح کُچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اُٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مُرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دے گا۔

میں اِس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ وہاں میں آپ لوگوں کو اُن ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اِس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اِس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ میں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اِس کے بعد اَب روشنی آئے گی۔ پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ میں تمہیں اُچھلنے کودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کُود و۔ لیکن میں کہتا ہوں اِس خوشی اور اُچھل کُود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سُرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اِس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سُرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دَوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کُفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور اِنْشَاءَ اللّٰہُ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔

(الموعود۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 612 تا 616)

Vol. 20 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 02
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور

علامات

(از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانوں میں ایک نشان ''پیشگوئی مصلح موعود'' ہے یہ پیشگوئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ، خلیفۃ المسیح الثانی کے رنگ میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی نشانیاں یا علامتیں خدا کی طرف سے بیان کی گئی ان علامات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی ایک تقریر میں تفصیل سے بیان فرمایا۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''یہ بڑی تفصیلی پیشگوئی ہے اور اِس سے ظاہر ہے کہ آنیوالا اپنے اندر کئی قسم کی خصوصیات رکھتا ہوگا۔ چنانچہ اگر اِس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اِس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی یہ یہ علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔

دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔

تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔

چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔

پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔

چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔

ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔

آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ صاحبِ دولت ہوگا۔

نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہو گا۔

دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔

بارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہوگا۔

تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔

چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔

پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔

سولھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔

سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علوم باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

اٹھارویں علامت یہ بیان کی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

اُنیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اِس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔

بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزندِ دلبند ہوگا۔

اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔

بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاوّل ہوگا۔

تیئیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الآخر ہوگا۔

چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الحق ہوگا۔

پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر العلاء ہوگا۔

چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا مصداق ہوگا۔

ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔

اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اِس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

اُنتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔

تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔

اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اُس میں اپنی روح ڈالے گا۔

بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔

تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔

چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اِس سے برکت پائیں گی۔

سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔

اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔

اُنتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دُور سے آنے والا ہوگا۔

چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخرِ رُسل ہوگا۔

اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسفؑ کی طرح اُس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔

چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدولہ ہوگا۔

پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔

چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالَمِ کباب ہوگا۔

سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔

اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔

اُنچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ خان ہوگا۔

پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔

اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا۔

باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر ثانی ہو گا۔

یہ علامتیں ہیں جو اِس پیشگوئی میں آنے والے کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔''

(الموعود۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 529 تا 532)

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے
(کلام محمود)